کشکول

بیاض مختلف شعرا از زمانہ

R

میر تجلی

اکدن کہلے آخر انہین میری گتی یار ہا
پا کے سودائی سا اپنے عشق جنونکا بیمار

بولے اہل شدہ وہی کشتۂ شوق دلدار
کب تلک درد جدائی مین رہیگا یون یار

جی کو بہلا ہی تنک یار یہ غم جانی دی
سیر کر چل سوی گلزار یہ غم جانی دی

سبزہ باغمین سرخی بہار گل ہے
ہر گل پر شاخ پر ایک نغمہ سرا بلبل ہے

نشتر نکہت و طیب سمن و سنبل ہے
ابر آتا ہے کہر اہو سم شرب مل ہے

عیش کر انذنون کیون ہجر مین جی کھوتا ہے
عشق مین یون ہی مری جان کہو ہوتا ہے

سایہ سرو مین چل چھوڑ قد یار کے یاد
گل ہے موجود عبث ہی گلرخار کے یاد

دل سے سنبل کو بکر لگا گل دلدار کے یاد
آگے نرگس کے ہی کیا نرگس بیمار کے یاد

چاندنے ہے چاندنی ہے چاندنے کے ہولی کہیلی
ایک وہ چاند سا مکہڑا نہ ملی تو نہ ملے

جوشش حسن ہے سبزان چمن زار کے بیچ
مست سرکش ہے کہرا سرو بہی گلزار کے بیچ

بید جہومی ہے پرانشہ سرشار کے بیچ
تاک یون اینڈتے ہین سایہ دیوار کے بیچ

جیسے کوئی مست شراب بد از بڑا ہوتا ہے
دمبدم لیوے ہے انگڑائے ایک اور سوتا ہے

تجسس ہر آن میری پاس کا آنا ہے کب
چشم میں اشک ہوئے یا ہوئے یک ... ہے
ہم اسیروں کو بہلا گیا جو بہار آئے نسیم

کیا گلہ کیجئے غرض اب وہ زمانا ہی گیا
خاک میں جب وہ ملا موتی کا دانا ہی گیا
عمر گذری کہ وہ گلزار کا جانا ہی گیا

[illegible]

کیا کہوں میں میر اوس عاشق ستم مجنوں کو
طور پر اوس کسو دل کو بھی خوں ہو جانا

[illegible]

در تذکره خوشنویسان که مولوی غلام محمد ابن محمد شفیع تالیف نموده این عبارت درج است

شاه وارث الدین صاحب مخاطب بر فرد وقتشان از اولاد پاک حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر مشایخ
متقدمین ذات بابرکات این بزرگوار قابلیت و کمالات درویشی آراسته و در نوشتن خط
نستعلیق و نسخ و تعلیق و ریحان و شفیعا و شکسته و کلّا از خوشنویسی هفت قلم شهره آفاق
بوده اند و خط نستعلیق از محمد موسی انجاز رقم درست کرده و دیگر خطوط از میر علی نقی و
نواب مرید خان اخذ کرده تعریف و توصیف شاه صاحب بیرون از تشریح و بیان راقم است
سوای خوشنویسی و شاعری کمالات صوری و معنوی میداشتند خط آزاد خود ایجاد کرده بودند
و کتابی موسوم بجواهر الاسرار و رساله موسوم بجدر زیر نکات معرفت در تصوف
و دیوان فارسی و هندی ریخته تصنیف کرده درین تذکره یادگار خود گذاشتند
در عمر یکصد و دوازده سال تاریخ هفدهم شهر رمضان المبارک سنه ۱۲۳۳ هجری
بجوار رحمت آلهی پیوستند خدا تعالی بیامرزد درین دوره آخر بسیار غنیمت بودند
تربتشان اندرون شهر شاهجهان آباد متصل کهاری باولی واقع است